حضرت ابوہریرہ مشہور صحابی ہیں اور اس درجہ کثیر الروایت ہیں کہ ان کی کثرت روایت کی وجہ سے بعض مستشرقین نے توخیران کی شان میں نہایت گستاخانہ الفاظ کہے ہی ہیں لیکن خود ان کے زمانہ میں بھی بعض لوگوں کو اس پر تعجب ہوتا تھا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ کو اس کا علم ہوا تو انھوں نے اس کثرت روایت کی وجہ بھی بیان فرما دی تھی۔ حضرت ابوہریرہ کے ایک تلمیذ خاص تھے جن کا نام ھمام بن منبہ تھا حضرت ھمام نے ان روایات کی حفاظت وصیانت کا یہ اہتمام کیا تھا کہ وہ صرف سماعت پر اکتفا نہیں کرتے تھے بلکہ جو کچھ حضرت ابوہریرہ سے سنتے جاتے تھے اسے قلمبند کر لیتے تھے۔ یہاں تک کہ یہ ایک مستقل صحیفہ ہو گیا جس کا نام کشف الظنون کی تصریح کے مطابق "الصحیفۃ الصحیحۃ" تھا اور جس میں ۱۳۸ روایات تھیں۔ حضرت ھمام کے بعد یہ صحیفہ دست بدست منتقل ہوتا ہوا صاحب مسند ابوبکر عبدالرزاق الحمیری کے واسطہ سے امام احمد بن حنبل تک پہنچا تو انھوں نے اپنے مسند میں شامل کر کے اس کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا لیکن با اینہمہ یہ صحیفہ ابوبکر عبدالرزاق کے دوسرے تلمیذ السلمی کے ذریعہ نہایت حفاظت کے ساتھ دست بدست منتقل ہوتا رہا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کے زمانہ تک اس کا باقاعدہ درس ہوتا تھا۔ اس کے بعد یہ گوشۂ گمنامی میں جا پڑا اور محدثین کے درمیان متداول نہیں رہا۔ خوش قسمتی سے ڈاکٹر محمد حمید اللہ جو عربی، انگریزی، فرانسیسی اور اردو چاروں زبانوں میں اسلامیات پر نہایت محققانہ اور مفید کتابوں کے نامور مصنف ہیں ان کو برلن اور دمشق میں اس صحیفہ کے دو مخطوطے مل گئے جو علی الترتیب بارہویں اور چھٹی صدی ہجری کے لکھے ہوئے ہیں ڈاکٹر صاحب نے بڑی محنت اور بڑے ذوق وشوق کے ساتھ ان دونوں مخطوطوں کا مقابلہ کر کے اس کا ایک اڈیشن تیار کیا اور اسے شائع کر کے وقف عام کر دیا چنانچہ زیر تبصرہ کتاب یہی اڈیشن ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اصل صحیفہ کے ساتھ جو عربی کے خوشنما ٹائپ میں ہے صحیفہ کی ہر روایت کا اردو میں ترجمہ بھی کیا ہے اور جگہ جگہ نہایت مفید اور معلومات آفریں نوٹ لکھ کر یہ بھی بتاتے گئے ہیں کہ اس صحیفہ کی یہ روایت صحیح بخاری میں خصوصاً اور دوسری کتب متداولۂ حدیث میں عموماً کہاں کہاں ہے چونکہ یہ صحیفہ پہلی صدی کے نصف اول

کا لکھا ہوا ہے اس بنا پر اس تطبیق سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ خود صحیح بخاری اور دوسری کتب حدیث جو دوسری یا تیسری صدی ہجری کی مرتب کی ہوئی ہیں ان کے استناد و اعتبار میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا اور اس سے اُن منکرین حدیث کا منہ بند ہو جاتا ہے جو احادیث کو صرف اس لئے قابل اعتبار نہیں مانتے کہ ان کی تدوین دوسری یا تیسری صدی میں ہوئی تھی۔ علاوہ بریں موصوف نے شروع میں ۶۲ صفحات کا ایک مقدمہ اور آخر میں "بازیاد" کے عنوان سے دس صفحہ کا ایک ضمیمہ لکھا ہے جس میں کتابت حدیث کی تاریخ بڑے محققانہ اور فاضلانہ انداز میں بیان کرنے کے بعد عہد نبوت اور عہد صحابہ کے متعدد صحیفوں کا حال لکھا اور ان سے متعارف کرایا ہے اور ان سے متعلق مآخذ کی نشاندہی کی ہے۔ کتابت حدیث سے قطع نظر اسلام میں کتابت کے آغاز، عہد نبوی کے نظام تعلیم و سیاست اور بعض دوسرے مباحث و مسائل سے متعلق بھی اس میں بڑی عمدہ اور مفید معلومات آگئی ہیں اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کی طرف سے عموماً اور ارباب علم کی طرف سے خصوصاً فاضل مرتب کو ان کی اس محنت و کاوش کا اجر جزیل عطا فرمائے کہ در حقیقت انھوں نے اس صحیفہ کو اس اہتمام کے ساتھ مرتب اور شائع کر کے اسلام کی عظیم الشان خدمت انجام دی اور علمی دنیا پر بڑا احسان کیا ہے "ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند" ڈاکٹر صاحب کے ساتھ حیدر آباد دکن کی اسلامک پبلیکیشنز سوسائٹی بھی لائق مبارک باد ہے جس نے اس کو چھاپا اور شائع کیا اور جس کا خاص پروگرام ہی حدیث پر ایسی ہی نادر و نایاب کتابیں اڈٹ کرا کر شائع کرنا ہے۔ فبارک اللہ فی مساعیھم وجزاھم جزاءً خیراً۔

رہنمائے قرآن

اسلام اور پیغمبر اسلام صلعم کے پیغام کی صداقت کو سمجھنے کے لئے اپنے انداز کی یہ بالکل جدید کتاب ہے جو خاص طور پر غیر مسلم یورپین اور انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب کے لئے لکھی گئی ہے۔ جدید ایڈیشن قیمت ایک روپیہ۔